حافظ زبیر علی زئی

غالی بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم

تمام حمد وثنا اللہ رب العالمین کے لئے ہے اور صلوٰۃ وسلام ہو سیدنا محمد رسول اللہ امام المرسلین وخاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر، اللہ راضی ہو تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے اور اُس کی رحمتیں ہوں تمام صحیح العقیدہ تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین پر۔ امابعد:

شریعتِ اسلامیہ میں بدعت اور اہلِ بدعت کی مذمت میں بہت سے دلائل ہیں۔ مثلاً:

۱) ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اور اُس دن کچھ چہرے کالے سیاہ ہوں گے۔ (آل عمران:١٠٦)

اس کی تشریح میں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ خوارج ہیں۔ (مسند احمد ۵/ ۲۶۲ وسندہ حسن)

۲) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: '' **و كل بدعة ضلالة** '' اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(صحیح مسلم: ۸٦۷، ترقیم دارالسلام: ۲۰۰۵)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر بدعت گمراہی ہے اور اگر چہ (بعض) لوگ اسے اچھا سمجھتے ہوں۔ (السنہ للمروزی: ۷۰ وسندہ صحیح)

۳) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ایک مشہور اور متواتر حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اُمت میں تہتر (۷۳) فرقے ہو جائیں گے، جن میں صرف ایک فرقہ جنتی ہے اور باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ دیکھئے سنن الترمذی (۲٦۴۰ وقال: حسن صحیح) سنن ابی داود (۴۵۹۷) اور سنن ابن ماجہ (۳۹۹۲) وغیرہ

٤) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ((**من وقّر صاحب بدعة فقد أعان علىٰ هدم الإسلام .**)) جس نے کسی بدعتی کی عزت وتکریم کی تو اُس نے اسلام کو گرانے میں مدد کی۔

(الشریعہ للآجری ص ۹٦۲ ح ۲۰۴۰ وسندہ حسن)

۵) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُن مبتدعین سے برأت کا اعلان فرمایا جنھوں نے تقدیر کا انکار کر دیا تھا۔ دیکھئے صحیح مسلم (ح ۸، ترقیم دارالسلام: ۹۳)

آپ رضی اللہ عنہ نے ایک بدعتی شخص کے سلام کا جواب نہیں دیا تھا۔

دیکھئے سنن الترمذی (۲۱۵۲ وقال: ھذا حدیث حسن صحیح) اور اضواء المصابیح (۱۰۶)

٦) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بدعتیوں کو مسجد سے نکال دیا تھا۔

دیکھئے سنن الدارمی (ح ۲۱۰ وسندہ حسن)

۷) مشہور تابعی اور ثقہ بالاجماع امام ابوقلابہ الجرمی الشامی رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک بدعتی لوگ گمراہ ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ دوزخ میں ہی جائیں گے۔

(سنن الدارمی: ۱۰۱، وسندہ صحیح)

۸) ثقہ تابعی امام ابوادریس الخولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں دیکھوں کہ مسجد میں آگ لگی ہوئی ہے جسے میں بجھا نہیں سکتا، تو یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں مسجد میں کوئی بدعت دیکھوں جسے میں مٹا نہ سکوں۔ (السنہ للمروزی: ۸۸ وسندہ حسن، دوسرا نسخہ: ۹۹)

۹) تابعی صغیر ابراہیم بن یزید النخعی الکوفی رحمہ اللہ نے محمد بن السائب سے فرمایا: جب تک تو اپنی اس رائے پر ہے تو ہمارے قریب بھی نہ آنا۔

محمد بن السائب مرجی تھا۔ (البدع والنھی عنھا لمحمد بن وضاح: ۱۳۷، وسنده صحيح ، رواية مغيرة بن مقسم عن إبراهيم محمولة على السماع إذا روى عنه محمد بن فضيل بن غزوان ، انظر مسند على بن الجعد ۱/۴۳۰ ح ۶۶۳، والنسخة الثانية: ۶۴۴)

۱۰) ایک شخص بدعتی تھا پھر اُس نے اپنی رائے سے رجوع کرلیا۔ جب امام ایوب سختیانی نے امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ (ثقہ تابعی مشہور) کو بتایا تو اُنھوں نے فرمایا: دیکھو وہ کدھر جاتا ہے؟ کیونکہ (اہلِ بدعت کے خلاف) حدیث کے آخری الفاظ بہت سخت ہیں: وہ اسلام سے نکل جائیں گے پھر اس میں واپس نہیں آئیں گے۔

(البدع والنھی عنھا: ۱۴۷، وسندہ صحیح اُو حسن لذاتہ)

بدعت کی دو بڑی قسمیں ہیں:

اول: بدعتِ صغریٰ مثلاً تشیع یسیر (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل سمجھنا)

:: www.ircpk.com :: www.ahlulhadeeth.net

دوم: بدعتِ کبریٰ مثلاً منکرینِ تقدیر، جہمیہ، روافض، معتزلہ اور منکرینِ حدیث وغیرہ

اسے بدعت مکفرہ بھی کہتے ہیں۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۱/۶، دوسرا نسخہ ۱/۱۱۸) اختصار علوم الحدیث لابن کثیر (ص۸۳ نوع: ۲۳) فتح الباری (۱۰/۴۶۶) ہدی الساری (ص ۳۸۵، ۴۵۹) اور میری کتاب: بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم (ص ۸)

قسم دوم کے بارے میں صحیح تحقیق یہ ہے کہ اس قسم والے بدعتی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ ایک شخص نے قبلے کی طرف تھوکا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے امامت سے ہٹا دیا تھا، آپ نے فرمایا: یہ تمھیں نماز نہ پڑھائے۔

(سنن ابی داود: ۴۸۱ وسندہ حسن، صحیح ابن حبان، الموارد: ۳۳۴، الاحسان: ۱۶۳۴، دوسرا نسخہ: ۱۶۳۶)

جب ایک خطا پر نماز سے ہٹا دیا گیا تو معلوم ہوا کہ بدعتِ کبریٰ والے یعنی غالی بدعتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ اس سلسلے میں سلف صالحین اور عصرِ حاضر کے صحیح العقیدہ علماء کے تیس (۳۰) حوالے پیشِ خدمت ہیں:

۱) امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: قدریہ (منکرینِ تقدیر) کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ (کتاب القدر للفریابی: ۲۱۹ وسندہ صحیح، الکفایہ للخطیب ص ۱۲۴)

۲) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ جسے یہ ڈر ہو کہ وہ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھتا ہے جسے وہ نہیں جانتا؟ تو انھوں نے فرمایا: نماز پڑھ لے پھر جب اسے معلوم ہو جائے کہ وہ (امام) بدعتی تھا تو وہ نماز دوبارہ پڑھے۔ (مسائل صالح بن احمد بن حنبل ۲/۲۵ فقرہ ۵۶۲)

امام احمد نے فرمایا: جہمیہ اور معتزلہ جیسوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

(کتاب السنہ لعبداللہ بن احمد ۱/۱۰۳ ح ۵، مخطوط مصور ص ۲)

امام احمد نے فرمایا کہ لفظی بالقرآن مخلوق کہنے والے کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

(مسائل احمد روایۃ ابن ہانی ۱/۶۰ فقرہ: ۲۹۵)

اس طرح کے مزید اقوال کے لئے دیکھئے السنۃ لعبداللہ بن احمد (۴) شرح مذاہب اہل السنۃ لابن شاہین (۲۰) سیرۃ الامام احمد لصالح بن احمد (۱/۶۷ بحوالہ المکتبۃ الشاملہ)

:: www.ircpk.com :: www.ahlulhadeeth.net

مسائل ابن ہانی (۲۹۶، ۳۰۹) السنۃ للخلال (۸۵۷، ۱۳۷) اور تاریخ الاسلام للذہبی (۱۸/ ۸۴) وغیرہ.

۳) ثقہ امام سلام بن ابی مطیع البصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جہمیہ کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ (مسائل احمد روایۃ ابی داود ص ۲۶۸ ملخصاً وسندہ صحیح، السنہ لعبد اللہ بن احمد: ۹)

٤) ثقہ امام وکیع رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۷ھ) نے فرمایا: ان (جہمیہ) کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ (السنہ لعبد اللہ بن احمد: ۳۳ وسندہ صحیح)

۵) ثقہ امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۶ھ) نے فرمایا کہ جہمیہ کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ اُن سے مرجئہ کے پیچھے نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: بے شک وہ خبیث ہیں۔ (السنہ: ۵۵ وسندہ صحیح)

٦) امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے کوئی پروا نہیں کہ میں جہمی اور رافضی کے پیچھے نماز پڑھوں یا یہود ونصاریٰ کے پیچھے نماز پڑھوں۔! (خلق افعال العباد ص ۲۲ فقرہ: ۵۳)

معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک جہمیہ اور روافض کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، جس طرح کہ یہود ونصاریٰ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

۷) ایک آدمی نے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ (متوفی ۱٦۱ھ) سے پوچھا: میرے گھر کے دروازے پر (بالکل قریب سامنے) ایک مسجد ہے جس کا امام صاحبِ بدعت ہے؟ اُنھوں نے فرمایا: تُو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھ۔ اُس نے کہا: بارش والی رات (بھی) ہوتی ہے اور میں بوڑھا آدمی ہوں؟ انھوں نے فرمایا: تُو اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھ۔

(حلیۃ الاولیاء ۷/ ۲۸ وسندہ حسن)

۸) امام ابوضمرہ انس بن عیاض المدنی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۰ھ) نے فرمایا: جہمیہ کے پیچھے نماز نہ پڑھ۔ (السنۃ لعبد اللہ بن احمد: ۲۷ وسندہ صحیح)

۹) ثقہ عابد زہیر بن نعیم البابی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تمھیں یقین ہو جائے کہ وہ (امام) جہمی ہے تو نماز دوبارہ پڑھو، چاہے جمعہ ہو یا دوسری کوئی نماز ہو۔

:: www.ircpk.com :: www.ahlulhadeeth.net

(السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۳۰۷/۱، وسندہ صحیح)

۱۰) امام ابوعبید القاسم بن سلام رحمہ اللہ کے نزدیک بدعتی کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے۔ (السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۵۷ وسندہ صحیح)

۱۱) جب قرآن مجید کو مخلوق کہا جانے لگا تو پھر امام یحییٰ بن معین اپنی نمازِ جمعہ دوبارہ پڑھتے تھے۔ (السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۶۷ وسندہ صحیح)

۱۲) ثقہ امام احمد بن عبداللہ بن یونس رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص قرآن کو مخلوق کہے تو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ الخ (مسائل ابی داود ص ۲۶۸ وسندہ صحیح)

۱۳) امام ابوالحسن احمد بن محمد بن ثابت بن عثمان الخزاعی المروزی عرف ابن شبویہ رحمہ اللہ نے کلامِ باری تعالیٰ یا اللہ کے علم کو مخلوق کہنے والے کے بارے میں فرمایا: نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے اور نہ اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔ (السنۃ لعبداللہ بن احمد: ۱۷۹، وسندہ صحیح)

۱٤) امام ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین الباقر رحمہ اللہ نے منکرینِ تقدیر کے بارے میں فرمایا: اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو... جس نے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھی تو اسے اپنی نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے۔ (الشریعۃ للآجری ص۲۲۴ ح ۴۹۵ وسندہ حسن، القدر للفریابی: ۲۹۳)

۱۵) امام لیث بن سعد المصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۵ھ) نے منکرِ تقدیر کے بارے میں فرمایا: وہ اس کا مستحق نہیں کہ اس کی بیمار پرسی کی جائے، اُس کے جنازے میں حاضری کو ناپسند کیا جاتا ہے اور اس کی دعوت کو قبول نہیں کیا جاتا۔ (الشریعۃ للآجری ص۲۲۷ ح ۵۰۹ وسندہ حسن)

۱٦) امام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۰ھ) نے خوارج، قدریہ، مرجئہ، جہمیہ، معتزلہ، تمام روافض، تمام نواصب اور گمراہ مبتدعین (کا عقیدہ رکھنے والے) کے بارے میں فرمایا: اسے سلام نہیں کہنا چاہئے اور اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

(الشریعۃ طبعہ محققہ ص۹۶۰ قبل ح۲۰۳۹)

۱۷) قوام السنہ اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۵ھ) نے فرمایا: اور اصحابِ حدیث کی رائے میں اہلِ بدعت کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے تاکہ عوام اسے

دیکھ کر خراب نہ ہو جائیں۔ (الحجۃ فی بیان المحجۃ وشرح عقیدہ اہل السنۃ ۲/۵۰۸)

۱۸) ابو اسحاق ابراہیم بن الحارث بن مصعب العبادی رحمہ اللہ (امام احمد کے نزدیک پسندیدہ) نے فرمایا: اگر وہ اہلِ بدعت میں سے ہو تو اسے سلام نہ کیا جائے، اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے اور نہ اُس کا جنازہ پڑھا جائے۔ (السنۃ للخلال: ۹۴۸ وسندہ صحیح)

۱۹) جو شخص صفاتِ باری تعالیٰ کا اقرار نہ کرے تو اس کے بارے میں امام ابو العباس محمد بن اسحاق بن ابراہیم السراج الثقفی رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۳ھ) نے فرمایا: اس کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ الخ (العلو للعلی الغفار تصنیف الحافظ الذہبی ص ۱۵۶، نسخہ محققہ ۲/۱۲۳۱، فقرہ: ۴۹۲ وسندہ صحیح، مختصر العلو للعلی الغفار ص ۲۳۲ فقرہ: ۲۸۲)

۲۰) مشہور واعظ اور صالح شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۱ھ) نے قرآن کو مخلوق یا لفظی بالقرآن مخلوق کہنے والے بدعتی کے بارے میں فرمایا: اور اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق ۱/۵۸، غنیۃ الطالبین ترجمہ محبوب احمد ۱/۱۰۴، ترجمہ عبدالدائم جلالی ص ۱۰۰)

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے حوالے ہیں مثلاً امام زائدہ بن قدامہ الثقفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۶۰ھ) کسی منکرِ تقدیر اور کسی بدعتی کو معلوم ہو جانے کے بعد حدیث نہیں پڑھاتے تھے۔ (الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع ۱/۱۳۳ ح ۱۵۷ وسندہ صحیح)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو مخلوق کہے تو اس کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنا چاہئے۔ الخ

(عقیدۃ اصحاب الحدیث للصابونی: ۷ وسندہ صحیح)

اب عصرِ حاضر کے اہل حدیث علماء کے حوالے پیش خدمت ہیں:

۲۱) استاذ محترم شیخ ابو محمد بدیع الدین الراشدی السندھی رحمہ اللہ کے نزدیک بدعتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ دیکھئے اُن کی کتاب: ''امام صحیح العقیدہ ہونا چاہئے''

۲۲) حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ بھی غیر اہلِ حدیث کے پیچھے نماز کے قائل نہیں

:: www.ircpk.com :: www.ahlulhadeeth.net

تھے۔ دیکھئے ان کی کتاب: ''اہلِ حدیث کی نماز غیر اہلِ حدیث کے پیچھے''

(رسائل بہاولپوری ص ۵۹۱۔۶۲۲)

۲۳) شیخ صالح بن فوزان الفوزان السعودی سے پوچھا گیا کہ کیا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ ہر جگہ میں ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: اسے نصیحت کی جائے، ہوسکتا ہے کہ وہ توبہ کرلے، اگر وہ توبہ کرلے تو اُس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور ڈٹا رہے تو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ یہ جہمیہ اور حلولیہ (فرقوں) کا عقیدہ ہے اور یہ اللہ کے ساتھ کفر ہے۔

(عقیدۃ الحاج فی ضوء الکتاب والسنۃ ص ۳۳)

۲۴) سعودی شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ الراجحی نے فرمایا:
اگر بدعت یا فسق کفرِ اکبر یا شرکِ اکبر کی طرف لے جاتے ہوں تو (اس کے پیچھے) نماز صحیح نہیں ہے اور اگر پڑھ لے تو اعادہ واجب ہے۔ الخ

(اجوبہ مفیدہ عن اسئلہ عدیدہ [الصلوۃ خلف الفاسق والمبتدع] ۱/۳۶، شاملہ)

انھوں نے فرمایا کہ بدعتِ مکفرہ والے کے پیچھے نماز کے صحیح نہ ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ الخ (شرح رسالہ کتاب الایمان ۱/۲۵۳ شاملہ)

۲۵) جامعہ اسلامیہ صادق آباد کے مہتمم اور شیخ الحدیث، اُصول کے امام اور غیور، مشہور سلفی عالم حافظ ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ کے نزدیک بھی اہلِ بدعت کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

۲۶) ثقہ وصالح اور مسلکِ حق کا دفاع کرنے والے عظیم شیخ ابوصہیب محمد داؤد ارشد حفظہ اللہ کے نزدیک بھی بدعتیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

۲۷) ابوالحسن مبشر احمد ربانی صاحب کا بھی یہی موقف ہے۔
دیکھئے آپ کے مسائل اور ان کا حل (ج ۱ ص ۱۵۱)

۲۸) پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی صاحب کا بھی یہی موقف ہے۔

۲۹) علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ بھی آخری عمر میں بدعتیوں کے پیچھے نماز کے قائل نہیں

:: www.ircpk.com :: www.ahlulhadeeth.net

تھے جیسا کہ عمر فاروق قدوسی بن مولانا عبدالخالق قدوسی رحمہ اللہ نے مجھے بتایا ہے، انھوں نے کہا: ''علامہ صاحب نے دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھی بلکہ علیحدہ پڑھی اور یہ واقعہ اُن کی شہادت سے تین پہلے کا ہے۔'' اس آخری روایت سے معلوم ہوا کہ علامہ صاحب کا اس مسئلے میں ہر قول و فعل منسوخ ہے جس سے اس آخری روایت کی مخالفت ہوتی ہے اور راجح یہی ہے کہ وہ آخری عمر میں بدعتیوں کے پیچھے نماز کے قائل و فاعل نہیں تھے۔

۳۰) ہمارے شیخ ابوالرجال اللہ دتہ بن کرم الٰہی بن احمد دین السوھدروی اللاھوری رحمہ اللہ بھی بدعتی کے پیچھے نماز کے قائل نہیں تھے اور اس بارے میں وہ بڑا مضبوط موقف رکھتے تھے۔

ان کے علاوہ دوسرے حوالے بھی ہیں۔ مثلاً دیکھئے فتاویٰ محمدیہ (فتاویٰ مفتی محمد عبیداللہ عفیف حفظہ اللہ ج ا ص ۴۳۰)

آثارِ سلف صالحین اور تحقیقاتِ علمائے اہل حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ غالی بدعتیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی لہٰذا اہلِ حدیث کو چاہئے کہ وہ صحیح العقیدہ اماموں کے پیچھے ہی نماز پڑھیں۔

آخر میں عرض ہے کہ بریلویوں اور دیوبندیوں کا حنفی اور صحیح العقیدہ ہونا ثابت نہیں بلکہ یہ لوگ ماتریدی، جہمی، وجودی صوفی اور غالی بدعتی ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب: بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم (www.ircpk.com)

نمازِ جمعہ کی حالت میں فوت ہو جانے والے حافظ محمد قاسم خواجہ بن خواجہ عبدالعزیز بن اللہ دتہ کشمیری رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۹۷ء) نے فرمایا:

'' ثابت ہوا کہ دیوبندی اور بریلوی اصل میں دونوں ایک ہیں۔ ان کی لڑائی آپس میں شریکوں کی لڑائی ہے۔'' (معرکۂ حق و باطل ص ۷)

اس سلسلے میں بعض اہلِ حدیث علماء مثلاً حافظ عبداللہ روپڑی، مشہور مناظر اور شیخ ثناء اللہ امرتسری، شیخ عبدالغفار حسن رحمہم اللہ اور حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد (فتاویٰ اصحاب الحدیث

:: www.ircpk.com :: www.ahlulhadeeth.net

۲/۱۱۵)وغیر ہم کے فتاویٰ جات قضیۂ مذکورہ سے عدمِ علم اور شاذ کے حکم میں ہیں۔

دیوبندیوں کے "حکیم الامت" تھانوی صاحب نے اہلِ حدیث کو "غیر مقلد" کے ناپسندیدہ لقب سے ملقب کر کے فتویٰ جاری کیا: "غیر مقلد بہت طرح کے ہیں۔ بعضے ایسے ہیں کہ اُن کے پیچھے نماز پڑھنا خلاف احتیاط یا مکروہ یا باطل ہے۔ چونکہ پورا حال معلوم ہونا فی الفور مشکل ہے اس لئے احتیاط یہی ہے کہ اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے۔"

(امداد الفتاویٰ ج ا ص ۲۴۹ جواب سوال نمبر ۲۹۳)

اہلِ حدیث کو چاہئے کہ وہ صرف صحیح العقیدہ اماموں کے پیچھے نماز پڑھیں اور اپنی نمازوں کو فاسد، غیر مقبول اور باطل ہونے سے بچائیں۔

غالی اہلِ بدعت سے بغض رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنا اس کے منافی ہے۔ نیز عرض ہے کہ اگر غالی مبتدعین اور ضالین مضلین کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے تو پھر اہلِ حدیث کو اپنی علیحدہ مسجدیں بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ سبحان اللہ!

(۱۰/ جولائی ۲۰۱۰ء)

:: www.ircpk.com :: www.ahlulhadeeth.net